



## سوال

(276) اللہ تعالیٰ کی اطاعت صلہ رحمی سے مقدم ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے عمرہ ادا کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جانے کی نیت کی تو مکہ مکرمہ جانے کے وقت نبھ سے کہا گیا کہ ضروری ہے کہ میں اپنے رشتہ داروں سے بھی ملاقات کروں تاکہ قطع رحمی نہ ہو تو میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عمرہ کا ارادہ ترک کر دیا تاکہ مجھے اپنے شوہر کے بھائی کے سامنے نہ جانا پڑ جائے کیونکہ اس سے ملاقات کے لیے مجھے اس کے سامنے اپنا چہرہ ننگا کرنا پڑے گا تو کیا میرا یہ عمل صحیح ہے یا نہیں؟ آپ مجھے کیا نصیحت فرمائیں گے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ... ۵۹ ... سورة النساء

”اے مومنو! اللہ کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی“

اس آیت میں اولو امر کی اطاعت کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کے تابع قرار دیا گیا ہے لہذا جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں تعارض ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو مقدم قرار دیا جائے گا کیونکہ خالق کی معصیت لازم آتی ہو تو پھر مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔ اپنے شوہر کے بھائی کے سامنے آپ کے لیے منہ ننگا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ آپ جانتی ہیں کہ یہ حرام ہے لہذا آپ کے لیے واجب یہ ہے کہ اپنے چہرے کو چھپائیں خواہ اس کے لیے آپ کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات منقطع ہو جائیں کیونکہ قطع تعلق کا سبب وہ خوب ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم آتی ہو تو پھر ان کی بات ماننا لازم نہیں ہے لہذا جو بات اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے، آپ وہ ادا کریں اور اگر حدود الہی قائم کرنے کی وجہ سے وہ آپ سے تعلقات منقطع کریں تو اس صورت میں ان کے مقابلہ میں آپ کامیاب ہیں اور ان پر بھی واجب یہ ہے کہ احکام الہی سن کر یہ کہیں (سمعنا و اطعنا) ”ہم نے اللہ کے حکم کو سن لیا اور اس کی اطاعت بجلائیں گے“ ان کو چاہیے کہ عادات کو اللہ تعالیٰ کی شریعت پر غالب نہ کریں کیونکہ شریعت حاکم ہے محکوم نہیں ہے جب کہ عادات محکوم ہیں حاکم نہیں ہیں۔

خوب جان لینا چاہیے کہ عورت کے لیے سب سے خطرناک چیز شوہر کے رشتہ دار ہیں۔ یہ رشتہ دار جنہوں سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے جب عورتوں کے پاس جانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:



((ایکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار: یا رسول اللہ! افریت المحو؟ قال: انحو الموت)) (صحیح البخاری النکاح باب لا ینخلون رجل بامرءة الا ذومحرم۔۔۔۔۔ الخ ج: ۵۲۳۲ و صحیح مسلم السلام باب تحریم الخوة بالا جنبیة والدخول علیہا ج: ۲۱۷۲)

”عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! دلور کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا دلور تو موت ہے۔“

یعنی خلوت وہ شر ہے جس سے بچنا واجب ہے اسی طرح "حمو" یعنی خاوند کی طرف سے قریبی رشتہ دار جو کہ بلا روک ٹوک گھر میں آتا جاتا ہے 'وہ یہ خیال کرتا ہے کہ یہ اس کا اپنا گھر ہے جس کی وجہ سے وہ بلا مجھک گھر میں آتا ہے لیکن شیطان اس کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اور اس کے دل میں برائی کا خیال ڈال کر اسے برائی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ شیطان نے کتنے ہی لوگوں کو اس برائی میں مبتلا کر کے تباہ و برباد کر ڈالا لہذا اس سے بچنا واجب ہے اور اس سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کے قریبی رشتہ داروں سے بھی پردہ کرے۔

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ سوال کرنے والی عورت کے لیے واجب یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کے بھائی سے بھی اپنے چہرے کو چھپائے خواہ وہ اس سے ناراض ہوں اور تعلق قطع ہی کیوں نہ کر لیں لیکن اس کے باوجود اسے صلہ رحمی کرتے رہنا چاہیے خواہ وہ کوتاہی کریں کیونکہ کوتاہی کی وجہ سے گناہ انہیں ہوگا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 217

محدث فتویٰ